اسلامیات

سوال نمبر 2۔ عقیدہ آخرت اور اس کے انسانی زندگی میں اہمیت:

لفظی معنی:

عقیدہ عربی زبان کے لفظ "عقد" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "گرہ لگانا"۔

اصطلاحی معنی:

عقیدے سے مراد ہے کسی بات یا چیز پر صدق دل سے یقین کر لینا۔ اسلام میں اس سے مراد ہے اس بات پر مکمل یقین کرنا کہ بالآخر یہ فانی دنیا ختم ہو جائے گی اور آخرت میں سب انسانوں اور جنوں کا حساب لیا جائے گا۔ قرآن میں آخرت کو "فیصلہ کا دن" بھی قرار دیا ہے۔

عقیدہ آخرت قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آخرت کو مختلف ناموں سے پکارا ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

ترجمہ:

اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں

(سورۃ البقرہ ۴)

نیز اسی آیت میں جہاں مسلمانوں کی خوبیوں کو بیان
کیا گیا ہے اس سے اگلی ہی آیت میں ان کے ہدایت
یافتہ ہونے اور فلاح پانے کی بھی تصدیق کر دی گئی ہے
ارشاد ہے!

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (البقرہ ۲، آیت ۵)

ترجمہ:

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی
طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو
فلاح پانے والے ہیں۔

ان آیات سے واضح ہوا کہ عقیدہ آخرت پر
ایمان لائے بغیر کوئی بھی انسان مسلمان نہیں ہو
سکتا۔ قرآن کی بہت سی سورتیں آخرت کے
دن کی منظر کشی کرتی ہیں۔ قرآن میں یہ واضح
بیان کر دیا گیا ہے کہ منکرین، کفار، مشرکین کے
لیے دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے اور مومنین
کے لئے بشارت اور فلاح کا دن قرار دیا گیا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝
أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ (یٰسٓ)

ترجمہ: اے مجرموں! آج تم الگ ہو جاؤ۔
کیا تم سے نہیں کہہ دیا تھا (آدم کی اولاد) کہ شیطان

Day: Date:

کو نہ پوجنا، بے شک یہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"

اسی طرح مومنین کو آخرت میں اس طرح بشارت سنائی گئی ہے:-

ارشاد ہے!

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ۝ (یسٰن)

"انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا"۔

عقیدہ آخرت احادیث کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ کی بے شمار احادیث عقیدہ آخرت کی اہمیت و فرضیت کو بیان کرتی ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔

اسی طرح (قرآن مجید میں سورۃ یٰس) فرمایا:

اگر کوئی شخص دیکھنا چاہتا کہ قیامت کا دن اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اسے چاہیے کہ سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ الانشقاق کی تلاوت کرے۔

عقیدہ آخرت کی انسانی زندگی میں اہمیت:

عقیدہ آخرت انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب

کرتا ہے۔

ایمانداری / دیانت داری کی عملی تصویر:

جب انسان آخرت
سے وقوع پذیر ہونے پر کامل یقین رکھتا ہے تو وہ ہر کام
کو ایمانداری اور دیانت داری سے سر انجام دیتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ بددیانتی اسے قیامت کے دن سزا
کا مستحق قرار دے سکتی ہے جبکہ ایمانداری اسے
جزا کی صورت میں بدلہ دے گی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اور وہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں
(مفہوم)

احتساب نفس:

عقیدہ آخرت انسان کو خود
اپنی ذات کا احتساب کرنے کی ترغیب دیتا ہے
جب اس کے دل میں بدلے کے دن کا خوف موجود
ہوگا تو وہ نہ صرف اپنی عملی زندگی میں بلکہ دوسروں
کے حقوق میں کوتاہی نہیں برتے گا۔ اگر آج دنیا
میں اپنے نفس کا احتساب کرنے کی عادت اپنائی
تو قیامت کا بھاری دن آسان ہو جائے کیونکہ
وہاں موجود کتاب میں ذرہ بھر بھی کوتاہی نہیں
کی گئی ہوگی اور انسان یقین کی آنکھوں سے خود
مشاہدہ کرے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

اِقْرَاْ كِتَابَكَ ۚ كَفٰى

Day: Date:

بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝

(سورۃ البنیاء)

ترجمہ:

آج اپنا اعمال نامہ خود پڑھ لے، آج تو خود اپنا حساب کرنے کو کافی ہے۔ (مفہوم)

حقوق اللہ مع حقوق العباد:

عقیدہ آخرت پر ایمان

انسان کو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ذمہ داریوں کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ انسان اس بات کا مشاہدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں کر سکتا ہے کہ حقوق العباد کی تلافی بھی آسانی سے ممکن نہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:

"حقوق اللہ کو اللہ اپنے بندوں کو معاف کر سکتا ہے مگر حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں جب تک بندے خود معاف نہ کر دیں" (مفہوم)

اسی طرح ایک اور موقع پر اس کی اہمیت کو اس طرح واضح کیا:

"قیامت کے دن اگر ایک سینگ والی بکری نے بغیر سینگ والی بکری کو مارا ہوگا تو وہ بھی اپنا بدلہ پورا کرے گی"

Day: Date:

عقیدہ آخرت کی ایک سول سرونٹ کی زندگی میں اہمیت:

ایک سول سرونٹ بلاشبہ ایک بھاری ذمہ داری کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں / اپنے شعبے میں سرانجام دیتا ہے۔ وہ نہ صرف قانون کا محافظ ہوتا ہے بلکہ عوام کا بھی ایک خیر خواہ اور محسن ہوتا ہے۔ اسے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے ہر عمل کا ایک دن احتساب ہونا ہے۔ دنیا کے فرضی و مجبوری قوانین سے اگر وہ بچ بھی جائے تو آخرت میں بچنا ممکن نہیں۔

شرکیہ و کفریہ اقدامات سے بچنا:

ایک مسلمان جو قرآن و حدیث کی تعلیمات پر من و عن یقین رکھتا ہے اور اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتا ہے وہ اس بات پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ شرک و کفر گناہ کبیرہ ہیں۔ وہ ان سے اجتناب کرتا ہے اور اس طرح اس کا سب شمار جھوٹے اور من گھڑت خداؤں کے آگے جھکنے سے بچ جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝

ترجمہ:

بیشک شرک سب سے بھاری ظلم ہے۔

اسی طرح ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جس

Date: ____________

Day: ____________

گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا۔"

حاصلِ کلام:

عقیدہ آخرت اس بات کا یقین کرنے کا نام ہے کہ بالآخر یہ زندگی کی عارضی رونقیں ختم ہو جائیں گی۔ قیامت قائم ہو جائے گی اور بالآخر جنت و دوزخ سامنے کر دی جائے گی۔ اسی سے یہ انسانی زندگی کنٹرول میں رہ کر کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف انسان بے شمار گناہوں سے بچ جاتا ہے بلکہ اپنی زندگی بھی منظم و ضوابط دائرے میں بسر کرتا ہے۔

اسلامی معاشرے میں خواتین کی حیثیت و حقوق (قرآن و سنت کی روشنی میں)

تعارف:

"مرد و عورت" نظامِ کائنات میں وہ خوبصورت رنگ ہیں جو نہ صرف ایک دوسرے کے لیے باعثِ سکون ہیں بلکہ نظامِ کائنات کا نظام چلانے کے لیے نائب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دورِ جاہلیت میں قبل از اسلام "عورت" کی معاشرے میں کوئی عزت نہ تھی۔ اسے ایک بوجھ سمجھا جاتا تھا جبکہ مرد کو برتری و سرداری کا یکتا حق دار سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کی روشنی سے دنیا جیسے ہی

Day: Date:

منور ہوئی عورت نے بھی اپنا کھویا ہوا مرتبہ و وقار دوبارہ حاصل کر لیا۔

اسلامی معاشرے میں خواتین کی حیثیت:۔

ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے روپ میں عزت:

ایک اسلامی معاشرے میں عورت کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی، غرض ہر روپ میں عزت بخشی ہے۔ عورت اگر ماں ہے تو اس کے قدموں (تلے) جنت قرار دی ہے۔ عورت اگر بہن ہے تو گھر کی عزت و وقار سمجھی جاتی ہے۔ عورت اگر بیوی ہے تو گھر کی محافظ اور اپنے خاوند کا سکون ہے۔ بیٹی باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور عزت کی علامت جانی جاتی ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں حیثیت:

اسلامی معاشرے میں عورت زندگی کے مختلف شعبہ جات میں اپنے تجربات، ذہانت، محنت کی بدولت سر انجام دے رہی ہے۔ اسلام عورت کو مکمل آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ حقوق و حدود پامال نہ ہوں۔